اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۶) مطبوعہ ۳ ستمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

خداوند مسیح سے انسان کے خیالات پرکھے جاتے ہیں

جب بزرگ شمعون نے ہیکل میں یسوع لڑکے کو اپنی گود میں برکت دینے اور شکریہ ادا کرنے کے لئے اُٹھالیا اُس نے یوں فرمایا

دیکھ یہہ اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے اور خلاف کہنے کے نشان کے واسطے رکھا ہوا ہے......

تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کھل جاویں

لوقا ۲: ۳۴ و ۳۵ + خداوند مسیح کی زندگی سے اور یہودی قوم کی تواریخ سے شمعون نبی کی پیشینگوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ بہت یہودی اُس کی طرف رجوع لائے اور نجات پائی۔ بہتوں نے اُس کا انکار کیا اور ہلاک ہوئے بلکہ اُس کو رد کرنے کے سبب سے ساری قوم اپنی شان و شوکت سمیت گرائی گئی اور آج تک دُنیا میں تتر بتر ہے۔ جو واقعہ یہودیوں میں ہوا سو ہر قوم میں جہاں خداوند مسیح کے نام کی منادی کی جاتی ہے وقوع میں آتا ہے۔ ہندوستان میں آج کل بہتوں کے دلوں کے خیال کھل جاتے ہیں تعلیم یافتہ ہندو اور محمدی دعوے کرتے ہیں کہ ہم حق کے خواہاں ہیں اور خدا کی روشنی میں آنا چاہتے ہیں لیکن بھیڑ یا عزت یا دولت کے مارے بیہودہ دستوروں کے پابند رہکر خداوند یسوع مسیح کے پاکیزہ مذہب کو منظور نہیں کرتے ہیں۔ جب ہم یہہ دیکھتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ فی الحقیقت خدا اور اُس کی پاک مرضی کو جاننا چاہتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جن ریت رسموں پر وہ عمل کرتے ہیں وہ محض بیہودہ ہیں اور اِس لئے خداوند مسیح کا قول اُنپر صادق آتا ہے۔ اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ہوتے پر اب تم کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں اس لئے تمہارا گناہ رہتا ہے۔ یوحنا ۹: ۴۱ + رسول یعقوب بھی روح کی ہدایت سے کیا ہی درست فرماتا ہے جو کوئی بھلا کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس پر گناہ ہوتا ہے۔ یعقوب ۴: ۱۷ +

خداوند مسیح ظاہر ہوا کہ شیطان کے کاموں کو نیست کرے اور گناہ گاروں کو اُس کے قابو سے چھوڑا کر اُنہیں پاک کرے۔ علاوہ اس کے اُس کے ظہور کی یہہ بھی غرض تھی کہ انسان کی حقیقی حالت خدا اور اُس کی صداقت کی نسبت آشکارہ کرے۔ خداوند مسیح میں اُلوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا (قلس ۲: ۹) اور انجیل میں خدا کی پاکیزگی اور عدالت اور حکمت اور صداقت اور محبت کا پورا اظہار ہے۔ جب کسی نے سمجھکر دریافت کیا کہ خداوند مسیح کا کیا دعویٰ ہے اگر وہ اُس کو قبول نکرے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کرتا ہے۔ ہندوستان میں آج کل کتنے آدمی ہیں جن کا یہہ خیال اُن کی حالت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنے واسطے ہلاکت تیار کر رہے ہیں۔ اگر وہ خداوند مسیح کے وسیلے سے اُٹھنے کو منظور نہ کریں تو یقین جانیں کہ سوائے گرنے کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ جو خداوند مسیح سے انکار کرتے ہیں اُن کا گرنا ہولناک ہوگا۔ خداوند مسیح وہی پتھر ہے جو سرکشوں کے واسطے ٹھوکر کھلانیوالا پتھر اور ٹھیس دلانے والی چٹان ہے (۱ پطرس ۲: ۸)۔ خداوند مسیح خود نبیوں کی یہہ تمثیل پیش کرکے فرماتا ہے جو اِس پتھر پر گریگا چور ہو جائیگا پر جس پر وہ

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ - کالم اوّل

نُور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ ایچ گولکناتھ صاحب
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے + پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب } اسسٹنٹ ایڈیٹرز

معجزہ اور معجزہ کے مخالف

انیسویں صدی نے اپنی روشنی سے بہت سی باتوں کو جو پہلے صحیح اور درست سمجھی جاتی تھیں لغو اور باطل ثابت کر دیا۔ تاریخ اور فلسفہ اور سائنس کی نئی تحقیقات اور نئے نتایج نے ہمارے کانوں کو غلامی کے مُندروں سے بہت درجہ تک ہلکا بنا دیا۔ برہمنوں کی گندم نمائی اور جو فروشی۔ ملانوں کی تسویلات باطلہ۔ پاپاؤں کی تلبیسات فاسدہ کی وہ قلعی کھولی اور اُن کے شرارت کے پردہ کی ایسی دھجیاں بکھیریں کہ ہم پھر کبھی اُن کے پھندوں میں گرفتار نہ ہونگے۔ جو بھوت پریت جسمانی صورتیں اختیار کرکے ہمارے گھروں میں گھس آتے اور ہمارے باپ دادوں کو ستایا کرتے تھے اب دن بدن اس روشنی کی گرمی سے پانی پانی ہو کر نادیدنی کی سطح پر سے بہتے جاتے ہیں۔ اس کا انکار کرنا روز روشن کو کالی رات بتانا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ بہتیری آزادی ایسی بھائی ہے کہ ہم ہر طرح کے بوجھ سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ یا یوں کہیں کہ اس علمی ترقی اور روشنی نے ہمارے زمانہ کو شک کا پتلا بنا دیا۔ جس قیدی کے ہاتھ پاؤں ایک مدت تک زنجیروں سے جکڑے رہے ہوں وہ اگر آزاد ہو جانے پر مصداق "دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے" سونے کے زیور کو جو زیب اندام کو ایک گونہ رونق دیتا ہے لوہے کی کڑیاں سمجھ کر اُتار پھینکے تو ناممکن نہیں۔ کچھ کچھ ایسا ہی حال ہمارے زمانہ کا ہے۔ ہمنے سُوپرسٹیشن (زود اعتقادی) کی زنجیروں سے مہاتماؤں اور اولیاؤں کی مصنوعی کرامات کے حلقوں سے رہائی پائی اور وہ ایسی پسند آئی کہ اب ہم پھولوں کے ہار یا سونے کی مالا کو گلے اور موتی پروئے ہوئے گوشوارہ کو کان سے اُتار پھینکنے پر ہیں۔ جن باتوں پر آج کمین گاہ سائنس سے تیر چل رہے ہیں اُن میں سے ایک معجزہ کا وجود ہے۔ یورپ میں سٹراؤس اور رینن اور باور وغیرہ اشخاص نے اور ہند میں برہمو اور آریا سماج کے بانیوں نے اس جنگ میں پیش دستی کی اور اُن کے چیلے یا جانشین بڑی وفاداری اور جانثاری کے ساتھ اس معرکہ میں کام آرہے ہیں۔ ہمارے ملک میں نوجوان آریاؤں کی صف سب سے آگے نظر آتی ہے۔ وہ اپنے زعم میں بائبل کے معجزات کو توہمات کا ڈھکوسلا سمجھ کر اپنے معمولی ہتھیاروں کے وار یعنے ہنسی تمسخر اور قہقہہ کی بوچھاڑ برسا رہے ہیں۔ ہم مسلمات کو مانتے ہیں کہ عیسوی مذہب کے وجود میں خرق العادت عنصر اس درجہ تک ملا ہوا ہے کہ اگر اُسے اُس کا خون بلکہ جان کہیں تو عین بجا ہے۔ اُس کا آغاز معجزہ۔ اُس کا بانی بذات خود لاکھ معجزوں کا ایک معجزہ۔ اُس کی ترقی کا دارومدار معجزہ۔ اُس کا انجام و کمال معجزہ ہے۔ سو اگر وجود معجزہ کی نفی قائم ہو سکے اور وہ جسے ہم سوپرنیچرل کہتے ہیں جو فطری قواے کے طبقات کے اوپر ہے مسیحی مذہب سے نکال دیا جائے تو اس قلعہ کی ساری عمارت۔ اس کے حصین برج اور محکم دیواریں خود بخود گر کر کھنڈرات کا ڈھیر بن جائینگی۔ لیکن اس مہم کو سر کرنا آسان کام نہیں کیونکہ ہماری دانست میں معجزات کی نفی سے نہ صرف عیسویت کی نفی بلکہ مذہب کی نفی ثابت ہوگی۔ البتہ وہ جو معجزہ کے مخالف ہیں وہ اس بات کو نہیں مانینگے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر معجزات کو مذہب کے دائرہ سے خارج کر دیں تو کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ وہ اصول اور حقایق جو روح اور اخلاق کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں محفوظ رہینگے۔ لیکن اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ مسیحی مذہب کے متعلق ایسا دعوی کرنا سراسر غلط ہے۔ کیونکہ یہ مذہب صرف اخلاقی مسایل اور تعلیمات کی ایک مقرری مقدار سے مشتمل نہیں بلکہ واقعات نفس الامری اور واردات تواریخی سے منسلک ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسی بات کو یوں ادا کر سکتے ہیں کہ مسیحی مذہب خود مسیح ہی ہے۔ اس کی شخصیت اُس کا کام۔ یعنی خداے ذوالجلال کا مسیح کے بدن میں مجسم ہونا اور اس چشمۂ فیض سے رحمت کے کام اور کلام کا انسانی نجات کے لئے جاری ہونا مسیحی مذہب کا دوسرا نام یا گویا ہم معنی اور مترادف کلام ہے۔ کہ جس کی طبیعت اور سرشت میں اعجاز کی قوت مخفی اور مخلوط ہے۔ نہ صرف مسیح کی پیدایش اور اُس کے جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود فرمانے میں۔ نہ صرف اُس کے اقوال و تعلیمات میں۔ نہ صرف اُس کی احوال ماضیہ سے واقف ہونے یا حوادث آتیہ کی خبر دینے میں قوت کے اعجاز کا رنگ چمکتا ہے بلکہ فوق العادت تاثیرات کا ایک طلائی رشتہ اس کی ساری تواریخ میں جگمگ جگمگ کرتا ہے۔ قوموں کا اُس کی قدرت الہی کے سامنے خمیدہ و منقاد بنکر کھڑا ہونا۔ چراغ کلام کی شعاعوں سے سنگین دلوں کا منور اور موم بن جانا۔ روح پاک کے اثر سے تزکیہ باطن اور تصفیہ دل کا وجود میں آنا۔ پرانی انسانیت کا مُردہ ہونا اور نئی کا نشوونما پانا گویا ایک تسلسل معجزات کا قایم ہو جاتا ہے جو اپنے سبب اول مشرق آفتاب مکاشفات و مشاہدات بلکہ معجزہ اور نبوت کی غایت الغایات یعنی خداوند مسیح کی ذات بابرکات پر منتہی ہوتا ہے۔ لیکن انکار معجزات نہ صرف مسیحی مذہب کی تواریخی شہادتوں کو جھٹلاتا اور روشن ضمیر مسیحیوں کے تو احساسات جسمانی اور حسیات روحانی کی گواہی کو لغو ٹھہراتا ہے بلکہ جس چیز کا نام مذہب ہے اُسے کلیۃً طور پر دُنیا سے حرف غلط کی طرح مٹاتا ہے۔ کیونکہ ہر مذہب کو خود اس بات کو ماننا پڑتا ہے کہ سوپرنیچرل قدرتیں اپنا اثر ہماری زندگی پر ڈالتی ہیں۔ کیونکہ اگر معبود عابد کے بھلے یا بُرے میں کچھ دخل نہیں رکھتا اور اُس کے لئے کچھ کر نہیں سکتا تو مذہب اور عبادت اور دعا و مناجات سے کیا فایدہ۔ پنتھی ازم کے ماننے والوں کا اور دہریوں کا بھی یہی حال ہے وہ اُس کی شخصیت اور ہستی جداگانہ کے قایل نہیں۔ لیکن جو اُس کی شخصیت کے قایل ہیں وہ بھی



جھوٹی آسمانی اور ہدایت ربانی کا انکار کرتے ہیں وہ بھی نیچری ازم کی غلطی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ خدا کی شخصیت کو ماننا اور پھر اُسے دنیا میں گھسنے نہ دینا بلکہ تجویز کئے ہوئے قوانین کے زور سے سارے یونیورس سے اُس کو نکال دینا ہماری رائے میں وہی نتیجہ پیدا کرتا ہے جو نیچری ازم یا نیچری ازم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اُن کا دعوی سچ ہے تو پھر نہ ہمیں خدا کی ضرورت رہی اور نہ خدا کو ہماری پرواہ۔ اُس کے سامنے ہماری گریہ وزاری عبث سہارا فریاد و نالہ بے سود ہے۔ عابد و معبود کی نسبت غلط۔ سجدہ و سجود۔ ورد و وظائف کا شغل بیکار۔ وہ نیچر کے مکانوں میں داخل ہونیکا مجاز نہیں۔ وہ قوانین کی کل کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ بلکہ خواب و خیال کی حالت میں رہتا ہے۔ نیچر کے اوپر اس طرح پڑا ہے جس طرح حرف کے اوپر نقطہ۔ نہ حس ہے نہ حرکت۔ نہ ہلنے کی تاب نہ اُٹھنے کی تواں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے آریا اور برہمو بھائی عبادت و بندگی کے لوازمات کس خوبی سے بجا لاتے ہیں۔ دعاؤں میں کس کس طرح ہاتھ بلند کرتے ہیں۔ پر اگر خدا کسی بیرونی اور بالائی گرہ سے چھپ چھپا کر اور قوانین نیچر کے پردوں کو ہٹا کر اُن کی عبادتگاہوں میں دعاؤں کی آواز سننے کو آ سکتا ہے اور اس حالت میں قوانین قدرت کی دیواروں میں کسی طرح کا رخنہ پیدا نہیں ہوتا تو ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کھلم کھلا آنیکا حق اُسکو دیا جائے تو اُس میں اُس کا کیا ہرج اور ہمارا کیا نقصان۔ جو اعتراض اس موقعہ پر کئے جاتے ہیں ہم اُنکا مدافعہ آگے چلکر کرینگے۔ یہاں ہم اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کے جواب میں ہمارے امتحانوں اور آزمائشوں کے طوفان کو غضب طاقت سے دور کرنا ایسا ہی ہے جیسا سمندر کے تلاطم کو "نیوا ہو" کہکر پست کر دیا کیونکہ دونوں حالتوں میں نیچر کی طاقتیں یکساں ہیں اور جو قدرت ان پر حاوی ہو کر اُن کے زور کو توڑنے والی ہے وہ بھی ایک سی ہے صرف اُس کے اظہار میں فرق ہے۔ کسی شخص نے خوب کہا ہے کہ اگر اس دنیا میں خدا کی آمد و رفت بند ہو جائے۔ اور کسی چیز کے چھونے کی اجازت اُس کو نہ دیجاوے تو آدمی بھی آدمی نہیں رہیگا۔ کیا تو یہہ یقین کرتا ہے کہ تو اپنی زندگی کی تواریخ میں وہ موقعہ بتا سکتا ہے جہاں نور الٰہی نے تیری ہدایت کی۔ تو کس خبط میں ہے۔ یہہ تیرے واہمہ کا فساد ہے۔ وہ اتفاقات زمانہ تھے جو نہ تجھے جانتے تھے اور نہ تیری کچھ پرواہ کرتے تھے۔ کیا تو اپنے قریب المرگ بچے کے پاس اُس کی صحت اور شفا کے لئے دعا کرتا ہے کیوں اپنے کو بے فائدہ تکلیف دیتا ہے۔ اپنے دل لرزاں کو اس اندھی اور بہری نیچر کے ہاتھ سے معمولی صدمہ اُٹھانے کے لئے تیار کر؟ کیا تو اپنے باپ یا اپنے محبوب کے جنازے کے پاس کھڑا ہو کر یہہ کہتا ہے کہ یہہ جدائی محبت کے رشتہ کو ہمیشہ کے لئے نہیں توڑ سکتی۔ تو خواب دیکھتا ہے کیونکہ قیامت کوئی خبر نہیں؟ کیا تو اس لئے آہیں بھرتا ہے کہ تجھے الٰہی مدد نصیب ہو اور تو بدی پر غالب آئے۔ کوشش بے فائدہ ہے۔ کیونکہ نئی پیدائش تیری فطری برائی کی نشو و نما میں غیر فطری طور پر مداخلت نہ کریگی؟ کیا تو یہہ کہتا ہے کہ تو نے اس نو پیدائش کے معجزہ کو خود محسوس کیا ہے۔ دیوانے یہہ تیری فریب خوردگی ہے۔ اے مغرور کبھی کوئی خوب بھی ایسا کامل بنا جیسا تیرا باپ جو آسمان پر ہے یا کسی کو ایسا جلال نصیب ہوا جس کی نسبت تو کہتا ہے کہ بنائے عالم سے پہلے تیرے لئے تیار کیا گیا؟ تو کیوں کل کائنات سے بہتر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ پاک بنکر کیا لے گا؟ آؤ ہم کھائیں اور پئیں کیونکہ کل مرنا ہے۔ ہاں صحیح منطق ہم کو اگر ہم الٰہی قدرت کے قوانین نیچر پر حاوی اور موثر ہونے کا انکار کریں۔ اسی نتیجہ پر جو عیش یا یاوسی کے گڑھے اور ناامیدی کے نہر میں غرق کر دیتا ہے پہنچائیگا۔ معجزہ کا انکار جیسا ہم دکھا چکے خدا کے ہاتھ سے واقعات کا عنان چھین لیتا ہے۔ اور جس قبر میں قوت اعجاز دفن کی جاتی ہے وہی قبر انسانی تسلی اور انسانی اُمیدوں کو نگل جاتی ہے۔ لیکن ہم دکھائینگے کہ اس قسم کی قبر کھودنا آسان نہیں ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤

مراسلات

منار الحق

کتاب منار الحق فی الحقیقت انیسویں صدی کی دنیائے مناظرہ میں دلائل قاطع اور براہین ساطع کا ایک نیا مانیومنٹ (مینار) ہے جو اپنی رفعت اور بلندی میں اگر بے مثال نہیں تو بے مثالوں کے زمرہ میں سے تو ضرور ہے۔ یہہ کتاب زمانہ کے آخر تک اپنے نام کے معنی کے مطابق حق پر گواہی دیتی رہیگی۔

اثمار شیریں اور منار الحق دو بہنیں ہیں جنہوں نے ایک ہی مصنف کے آغوش فکر میں پرورش پائی ہے۔ اثمار شیریں کے مضامین کا مزہ ناظرین اُٹھا چکے ہیں۔ یہاں ہم منار الحق کا سراپا اُس کے خواص و خصائص۔ خصائل و شمائل پیش کرنا چاہتے ہیں۔ فہرست مضامین جو کتاب کا خلاصہ یا یوں کہیں کہ اُس کی چھوٹی سی فوٹو ہوتی ہے اس کتاب کے قد و قامت۔ طرز تحریر اور نفس مضمون کو ناظرین پر واضح کر دیگی سو ہم پہلے فہرست ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ و ہو ہذا۔

پہلا باب۔ آیات قرآن جن میں مضمون کہ محمد نشانیوں یا معجزوں کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ فی الواقع اُس نے کوئی نشانیاں اور معجزے نہیں دکھائے ✤

دوسرا باب۔ آیات قرآن جن میں مضمون کہ محمد اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ جبر کرے اور لوگوں کو زبردستی سے اپنے دین میں شامل کرے ✤

تیسرا باب۔ قرآن کی ناسخ و منسوخ آیات ✤

چوتھا باب۔ قرآن کی آیات جو یہہ شہادات دیتی ہیں کہ توراۃ و انجیل بدلی نہیں گئیں اور نہ اُن میں کوئی لفظی تحریف ہوئی ہے ✤

پانچواں باب - آیات قرآن جن سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نبوت اور الہام صرف بنی اسرائیل کو دیا گیا ہے +

چھٹا باب - آیات قرآن جو خداوند یسوع مسیح کیطرف اشارہ کرتی ہیں +

اِس فہرست نے ناظرین پر ظاہر کردیا ہوگا کہ اِس کتاب میں کیا کچھ درج ہے - البتہ باتیں تو وہی ہیں جن پر ہمارے مشہور و معروف مصنف خامہ فرسائی کرچکے ہیں اور مخالفانِ دینِ عیسوی کو بارہا نیچا دکھا چکے ہیں - مگر منارالحق کے مصنف نے اِن پرانی باتوں کو ایک نئے اور دلچسپ طور پر بیان کیا ہے اور ایسے اختصار اور سلاست کے ساتھ کہ وہ لوگ بھی جو اِس قسم کے مضامین کا مذاق نہیں رکھتے اور ایک آدھ گھڑی تک بھی بے اُکتائے اور بے گھبرائے نہیں پڑھ سکتے وہ بھی بڑی دلچسپی اور ذوق و شوق سے اِس کتاب کو پڑھینگے - "خوبی اس کتاب کی" بقول مترجم "یہہ ہے کہ مصنف نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اُس کا ثبوت قرآن سے دیا ہے اور پھر اِس خیال سے کہ کوئی کہے کہ اُس نے قرآن کا مطلب ٹھیک نہیں سمجھا اُن آیات کی تفسیر مسلمانوں کے مشہور و معروف اور مسلم اور مستند مفسرین کی تفاسیر سے نقل کی ہے جس سے کسی کو کلام کی گنجایش نہیں رہی" - مطابق اس کے مصنف پہلے قرآن کی آیت لیتا ہے اور پھر مشاہیر مفسرین کی تفسیر جو اس آیت سے علاقہ رکھتی ہے نقل کرتا ہے اور بعدازاں اُس آیت اور اُس کی مختلف تفسیروں پر اپنا کریٹیسزم لکھتا ہے اور جب اِس طرح اُس مضمون کے متعلق کُل آیات کو مع مختلف تفاسیر اور اپنے صحیح بیانات پیش کرچکتا ہے - تب کُل گذشتہ مضمون کی ریویو کرتا ہے جس سے مسیحی مذہب کی خوبی اور فضیلت عمدہ طور پر ثابت ہوتی ہے - توضیح کے لئے ہم دو ایک مثالیں بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - معجزہ کے متعلق -

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ - (بنی اسرائیل ۶) ترجمہ - اور ہم نے اِس سے موقوف کیا نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے اُن کو جھٹلایا +

تفسیر - خلاصہ یہہ ہے کہ کفار قریش کہتے تھے کہ کیوں نہیں لاتا ہمارے پاس نشانیاں جیسے وہ رسول جو ہم سے پہلوں کے پاس بھیجے گئے تھے دکھلاتے تھے اور سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ لوگوں نے محمد کو کہا کہ تو جانتا ہے کہ تجھ سے پہلے انبیا گذرے ہیں اور اُن میں سے ایک وہ تھا جس نے اپنے لوگوں کے لئے ہوا کو اپنے قابو میں کیا اور ایک مُردوں کو زندہ کرتا تھا تو بھی اس قسم کے معجزوں میں سے کچھ ہمکو دکھلا پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِس شبہہ کا یہہ جواب دیا کہ "ہمنے اِس سے موقوف کیا نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے اُن کو جھٹلایا" جس کے معنے یہہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ یہہ سب زبردست معجزات پہلوں پر ظاہر کئے تو بھی وہ ایمان نہ لائے بلکہ اپنے کفر پر قائم رہے - پس اِس وجہہ سے عذاب ہلاکت و بربادی کے لایق ٹھہرے لیکن ہلاکت و استیصال کا عذاب اس اُمت پر ناجائز نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اُن کے درمیان ایسے لوگ ہیں جو عنقریب ایمان لاینگے یا اُن کی اولاد ایمان لایگی پس اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اُن کی درخواست پوری نہ کی (امام رازی جلد ۵ صفحہ ۶۰۷)

اور امام بیضاوی اِس آیت کی یوں تفسیر کرتا ہے کہ "ہمنے اُن نشانیوں کے بھیجنے سے جو قریش طلب کرتے تھے صرف اِس لئے پرہیز کیا کہ "اگلوں نے اُن کو جھٹلایا" یہہ اگلے لوگ جنہوں نے جھٹلایا ویسی ہی طبیعت کے لوگ تھے مثلاً عاد اور ثمود جن کے پاس نشانیاں بھیجی گئیں مگر اُنہوں نے اُن کو جھٹلایا جس کے سبب سے اُن کا استیصال و بیخ کنی واجب ٹھہری جیسا کہ ہمارا قانون مقرر ہوچکا تھا اور ہمنے یہہ ٹھہرایا ہے کہ ہم اُن کو برباد نہ کریں کیونکہ اُن کے درمیان ایسے ہیں جو ایمان لاویں یا ایسے لوگ اُن سے پیدا ہوں جو ایمان لاویں" (بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۷۰۲)

ملاحظہ از مصنف - یہہ قول کہ جن لوگوں نے اُن نشانیوں کو جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے جھٹلایا وہ استیصال و بیخ کنی کے عذاب میں گرفتار ہوئے تورات کی رو سے باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اہل مصر نے خدا کی نشانیوں کو جو موسیٰ کے ہاتھ سے ظاہر ہوئیں جھٹلایا تھا اور نہ اُس کی باتوں پر کان دھرا تو بھی خدا نے اُن کو بالکل نیست و نابود نہ کردیا - بلکہ اُن میں سے صرف چند کو ہلاک کیا اور باقیوں کو محفوظ رکھا اور بنی اسرائیل بھی بہت سے زمانوں میں خدا کے نبیوں کو جھٹلاتے رہے بلکہ اُن میں سے بہتوں کو قتل بھی کیا تو بھی خدا کے حکم سے عذاب و استیصال کے سزاوار نہ ٹھہرے بلکہ باوجود بہت سے بادشاہوں کی کوششوں کے جو اُن کی بربادی کے لئے کی گئیں وہ قوم ابتک برابر موجود چلی آتی ہے - باقی رہے عاد اور ثمود سو اُن کا بیان قصہ کہانی ہے جس کا کوئی پختہ ثبوت نہیں ملتا - لیکن فرض کرو کہ طسم اور جدیس کی مانند وہ فنا ہوگئے - تو بھی اِس کی وجہ شاید یہہ ہوگی کہ وہ شرارت پر کمربستہ تھے اور ہمیشہ باہمی جنگ و جدل میں مشغول رہتے تھے - اور قوموں کا پیدا ہونا اور فنا ہونا خدا کا ایک قانون ہے وہ کسی کو اپنی حکمت سے اُبھارتا ہے اور کسی کو فنا کرتا ہے اور ہم اُس کی غایت کو نہیں سمجھ سکتے اور علاوہ بریں ہم کو کوئی ایسی قوم معلوم نہیں جس میں نبی پیدا ہوا ہو اور اُن میں سے بعض اُس پر ایمان نہ لائے ہوں - کیونکہ رسالت کی نشانیوں کو جیسے کہ موسیٰ اور عیسیٰ نے دکھلائیں سبھی لوگ لغو اور بیہودہ نہیں خیال کرتے اور جب کہ محمد پر بھی حالانکہ اُس نے اپنی نبوت کی تصدیق میں نشانیاں نہیں دکھلائیں قریش کے گو اکثر نہیں تاہم بہت سے لوگ بہت جلد ایمان لے آئے اور ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا تھا کہ اہل یثرب نے بھی اُس کے دعوے کو قبول کرلیا تو کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ اُس کے ہاتھ سے ایسی نشانیاں ظاہر کرتا جیسے انبیاء مذکورہ سے ظاہر ہوئیں تو وہ ایمان نہ لاتے اور خاصکر اِس صورت میں جبکہ قوم کے کئی لوگ بغیر نشانیوں کے اُس کو سچا سمجھ بیٹھے تھے؟ پس اِس قول کا کونسا موقعہ ہے کہ وہ نشانیوں کے ساتھ اِس لئے نہیں بھیجا گیا کہ کہیں ایسا نہو کہ لوگ اُس کو جھٹلادیں اور ہلاکت کے سزاوار ٹھہریں - حالانکہ اُنھوں نے بغیر نشانیوں کے اُس کے دعوے کو قبول کرلیا تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ جب وہ نشانیاں دکھلاتا تو اُس کو جھٹلاتے بجز



اس تھوڑی سی جگہ میں بہت کچھ اقتباس کرنے کی گنجائش نہیں کتاب واقعی بہت محنتوں اور بڑی عرقریزیوں کا نتیجہ ہے۔ وہ چار بڑے بہت دعوات جو قرآن کی فصاحت میں رخنہ ڈالتی ہیں قرآنی معجزہ کو توڑتی کرتی ہیں۔ متفرق بیانات کا باہمی تناقض۔ الفاظ کا غلط استعمال مترادف الفاظ کا نہ بصورت تاسیس بلکہ بوجہ تاکید بار بار لانا اور ایک ہی قسم کی واردات کا مکرر در مکرر بیان قرآنی معجزہ کی قلعی کھول دیتا ہے۔ تیسرا باب بخوبی ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت کے قول و فعل میں تطبیق دکھانا انیسویں صدی کے محمدیوں کی طاقت سے بھی باہر ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر لطف آخری باب میں ہے جہاں مصنف نے برہانے شہادات قرآنی خداوند یسوع مسیح کی اُلوہیت اور فضیلت قائم کی ہے۔ ناظرین کے لئے دوسرا مژدہ یہہ ہے کہ جس طرح تنویر التنزیل اور منار الحق کا مصنف ایک ہے اُسیطرح ان دونوں کتابوں کا مترجم بھی ایک ہی ہے۔ اُن کا یہہ کہنا کہ مترجم کو یہہ بات ملحوظ خاطر تھی کہ مصنف کے مطالب کو سلیس عام فہم اور بامحاورہ زبان میں ادا کرے اس کتاب کی ایک ایک سطر سے ہویدا ہے اور اُنہوں نے اپنے اِس ارادہ کو بڑی کامیابی سے پورا کیا ہے۔ قیمت کتاب کی ۳ آنہ ہے۔ مگر یہہ کاغذوں کی بھی پوری قیمت نہیں۔ کتاب فی الحقیقت ہزاروں روپیہ کے دام کی ہے۔ مشنریوں اور منادوں کے لئے ایسی ضروری جیسے سپاہی کے لئے تلوار۔ لاہور بک ڈپو سے فوراً منگوانی چاہئے ✦

روح کی بھرپوری

باب ہشتم (۸)

روح کی بھرپوری کے اور کیا نام نئے عہد نامہ میں پائی جاتے ہیں

نیا عہد نامہ اس مضمون سے بھرا ہوا ہے مگر طرح طرح سے اُس کا بیان پایا جاتا ہے اور اس برکت کے قسم قسم کے نام ہیں مثلاً

۱۔ روح قدس سے بپتسمہ پانا۔ "تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے" اعمال ۱: ۵؛ ۱۱: ۱۶؛ متی ۳: ۱۱؛ مرقس ۱: ۸؛ لوقا ۳: ۱۶؛ یوحنا ۱: ۳۳۔ کبھی تو بپتسمہ پانے اور بھر جانے کا ایک ہی مطلب معلوم ہوتا ہے پر اکثر ان دو محاوروں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اعمال ۱: ۵ میں یہہ وعدہ ہے کہ تم روح قدس سے بپتسمہ پاؤ گے اور اعمال ۲: ۴ میں یہہ پورا ہوتا ہے "وے سب روح قدس سے بھر گئے" یہاں بپتسمہ پانے اور بھر جانے کا مطلب ایک ہی ہے۔ اعمال ۴: ۸ میں لکھا ہے کہ "پطرس نے روح قدس سے معمور ہو کے اُن سے کہا" اور آیت ۳۱ میں یہہ بیان ہے کہ "سب روح قدس سے بھر گئے" یہاں یہہ بیان نہیں ہو سکتا ہے کہ اُنہوں نے بپتسمہ پایا کیونکہ روح کا بپتسمہ صرف ایک بار ملتا ہے۔ مسیح کی تصلیب سے زندگی ملتی ہے پر خدمت کرنے کی قوت پنتیکوست سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہمکو روح کا بپتسمہ نہ ملا ہو تو ہمارا کوئی پنتیکوست نہیں ہوا ہے اور اگر پنتیکوست نہ ہوا ہو تو مسیح کے نام سے خدمت نہیں ہو سکتی ہے ✦

ہمارے خداوند نے فرمایا ہے کہ جب تک عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہو یروشلم شہر میں ٹھہرو۔ لوقا ۲۴: ۴۹ "باپ کے اُس وعدے کی جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو راہ دیکھو"۔ اعمال ۱: ۴۔ تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسمہ پاؤ گے اعمال ۱: ۵۔ "جب روح قدس تم پر آوے گی تم قوت پاؤ گے" اعمال ۱: ۸۔ اور ان شاگردوں نے مسیح کے حکم کے لحاظ سے کسی طرح کی خدمت شروع کی جب تک کہ پنتیکوست کا دن آیا تھا۔ اعمال ۲: ۱۔ اُنہوں نے نہ تو عذر کیا اور نہ پوچھا کہ "کیوں"؟ اُنکا کام صرف یہہ تھا۔ حکم کی تعمیل کرنا ✦

پھر جب اُن کو روح کا بپتسمہ حاصل ہوا تو اُن کے لئے بالکل ایک نئی زندگی تھی اور نیا تجربہ اور نئی خدمت۔ پس یہہ ضرور نہیں تھا کہ اُن کو بار بار روح کا بپتسمہ ملے۔ لیکن "روح سے بھر جانے" کی وقت بوقت ضرورت پڑی۔ اعمال ۲: ۴ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس روح قدس سے بھر گیا اور اعمال ۴: ۸ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ تجربہ دوبارہ ہوا اور اعمال ۴: ۳۱ میں تیسرے "بھرے جانے" کا ذکر ہے۔ چاہئے کہ ہم بار بار روح قدس سے بھرے جاویں مگر روح سے بپتسمہ پانے کی ایک ہی وقت ضرورت ہے۔ اس بات کا ایک ثبوت اس میں پایا جاتا ہے کہ اعمال کی کتاب اور خطوط میں روح کے بپتسمے کا صرف چند مرتبہ ذکر آتا ہے مگر روح سے بھرے جانے کا اکثر بیان ہوتا ہے۔ اور حقیقت میں رسول وقت بوقت خاص خدمت کے لئے روح سے بھرے جاتے تھے اگرچہ اُنہوں نے شروع میں روح کا بپتسمہ پایا تھا ✦

۱ قرن ۱۲: ۱۳ میں یوں بیان پایا جاتا ہے کہ "ہم سب نے...... ایک ہی روح سے ایک بدن بننے کے لئے بپتسمہ پایا"۔ اس سے یہہ مراد ہے کہ جو شخص ایمان لاتا ہے روح کے وسیلے سے زندہ کیا جاتا ہے اور مسیح کے بدن کا عضو ہو جاتا ہے۔ اِس آیت میں نو پیدایش کی طرف اشارہ ہے۔ اِس بات میں اور خاص روح کے بپتسمہ میں تفریق کرنی چاہئے کیونکہ مسیح نے اُن لوگوں کو جو "ایک بدن بننے کے لئے" بپتسمہ پا چکے تھے یہہ وعدہ کیا کہ "تم روح قدس سے بپتسمہ پاؤ گے" اعمال ۱: ۵ ✦

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے مسیح کے حق میں کہا "دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے...... یہہ وہی ہے جو روح قدس سے بپتسمہ دیتا ہے" یوحنا ۱: ۲۹-۳۳۔ یہہ وعدہ متی۔ مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اب جس حال کہ مسیح روح کا بپتسمہ دیتا ہے اور بہتیرے مسیحی ہیں جن کو یہہ بپتسمہ نہیں ملا ہے اور جن کا خاص پنتیکوست ہنوز نہیں آیا ہے کیا اُن کے لئے واجب ہے کہ نہیں کہ اس نعمت کے لئے خاص درخواست کریں۔ "اے خداوند یسوع مجھ کو روح قدس کا بپتسمہ دے" یہہ دعا کسی طرح سے بائبل کی تعلیم کے خلاف نہیں ہے بلکہ جس کسی مسیحی نے ہنوز روح سے بپتسمہ نہیں پایا اُس کا فرض ہے کہ اس برکت کے لئے دعا کرے۔ اور پھر بعد روح قدس کا بپتسمہ پانے کے وہ وقت بوقت خاص ضرورت و خدمت کے لحاظ سے روح

کی بھرپوری پاسکیگا +

بہت مسیحی ہیں جو مسیح کو اپنا گناہ بردار جانتے ہیں پر اُس کو روح قدس سے بپتسمہ دینے والا نہیں جانتے ہیں۔ اُنہوں نے گویا آدھی نجات پائی ہے۔ چاہئے کہ وہ پکار کے اس بپتسمہ کے لئے دعا کریں۔ مگر بعد پانے اُن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اِس کے لئے درخواست کریں کیونکہ اُن کے لئے پنتیکوست کا دن آیا ہے اور پھر دوبارہ نہیں آویگا۔ توبھی اُن کو دن بدن روح کی معموری کے لئے دعا کرنی چاہئے کیونکہ یہہ برکت بار بار دی جاتی ہے +

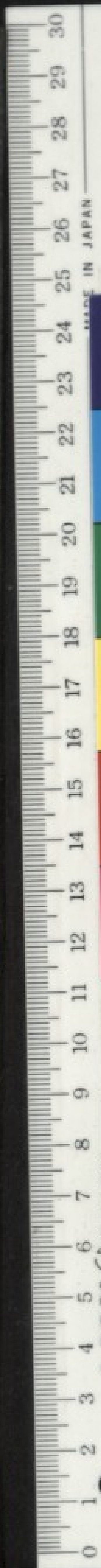
۲۔ جیتے پانی کی ندیاں۔ "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اُس کے بدن سے جیسا کتاب کہتی ہے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔ اُس نے یہہ روح کی بابت کہی جسے وے جو اُس پر ایمان لاتے پانے پر تھے کیونکہ روح القدس اب تک نہ اُتری تھی اس لئے کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا" یوحنا ۷: ۳۸، ۳۹ +

لیکن شاید کوئی یہہ سوال کرے کہ "روح کی معموری سے کیا مراد ہے؟" ہمارا اُستاد خود اِس سوال کا جواب دیتا ہے کہ "روح کی معموری یہہ ہے کہ تمہارے بدن سے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہوں"۔ یہہ وعدہ مسیح کے ہر ایک شاگرد کے لئے ہے۔ "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے" وہ کوئی کیوں نہ ہو مگر گمنام ہر ایک کو اِس برکت کا وعدہ ہے بشرطیکہ وہ اپنی کم اعتقادی سے محروم نہ رہے۔ کوئی گمان نہ کرے کہ یہہ وعدہ صرف چند خاص اشخاص کو دیا گیا ہے۔ افسوس کہ بعض لوگ خدا کے کلام کے بڑے وعدوں کو گھٹاتے ہیں۔ ہم انسانی تجربے کی طرف نہ دیکھیں اور نہ یہہ خیال کریں کہ جو برکتیں اکثر مسیحیوں کو ملتی ہیں وہی ہم کو مل سکتی ہیں۔ نہیں اس سے بہت بہتر ہے کہ ہم خدا کے وعدوں کی طرف دیکھیں اور خدا پر بھروسا رکھکر اُن وعدوں کا تجربہ حاصل کریں۔ اے پڑھنے والے یہہ وعدہ آپ کو دیا گیا ہے: کیا اِسکو آپ نے اپنا بنا لیا ہے؟ اور اگر نہیں تو کیا وجہہ ہے؟ اس آیت میں یہہ وعدہ ہے کہ "ندیاں جاری ہونگی" یعنے ایک ایماندار کے بدن سے بہت سے دریا بہتے جاتے ہیں۔ پنجاب کے پانچ دریا اور ہندوستان کے گنگا اور جمنا دریا۔ یہہ سب کے سب گویا ایک شاگرد سے جاری ہوتے ہیں! کیا آپ کسی طرح سے اپنے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ مجھ سے یوں روحانی برکتوں کے دریا جاری ہوئے ہیں؟

کسان لوگ برتھ اور چل کے وسیلے کوئے سے تھوڑا سا پانی نکالکر کھیتوں کو سینچتے ہیں اور اکثر مسیحیوں کا یہہ حال دیکھنے میں آتا ہے کہ بڑی مشکل اور محنت کے ساتھ وہ تھوڑا سا روحانی پانی نکالتے ہیں۔ مگر اِس حالت میں اور مسیح کے وعدے میں کیسا فرق ہے! اُس کوئے سے بمشکل تمام پانی کی ایک پتلی سی دھار جاری ہوتی ہے مگر خدا کے وعدے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بدن سے دریا جاری ہو سکتے ہیں۔ اِس آیت میں مسیحی خدمت کی کیسی ترقی و آزادی نظر آتی ہے پر تو بھی بہت مسیحی ہیں جو قیدیوں کی طرح مشقت کرتے ہیں۔ جس وقت کہ یہہ روحانی ندیاں جاری ہونگی تب اُس دعا کا جواب مل چکیگا کہ "میری روح کو قید سے رہائی بخش" زبور ۱۴۲: ۷ +

یوحنا کی انجیل کے تیسرے چوتھے اور ساتویں بابوں میں زندگی کا بیان ملتا ہے۔ یوحنا ۳: ۷ میں زندگی کا شروع پایا جاتا ہے یعنے نو پیدائش + یوحنا ۴: ۱۴ میں "زیادہ زندگی" کا بیان ہے۔ اُس میں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہیگا۔ اور یہہ پانی اُس شخص میں جاری ہوتا ہے جو کہ پیتا ہے بلکہ جو ہر وقت خوب پیتا رہتا ہے۔ وہ شخص کبھی پیاسا نہیں ہوتا ہے۔ یہہ نا ممکن ہے کہ کوئی پیاسا ہووے جب کہ اُس کے اندر پانی کا چشمہ ہے۔ پر بہت مسیحی ہیں جن کو صرف یوحنا کے تیسرے باب کا تجربہ ہے۔ اُن کے پاس زندگی البتہ ہے مگر پوری اور قدرت والی زندگی نہیں ہے۔ مسیح چاہتا ہے کہ اُن کو چوتھے باب کا تجربہ ہووے کہ اُن کو زیادہ زندگی ملے۔ اِن دو حالتوں کی نظیر ہم کو ہاجرہ کے بیان میں ملتی ہے۔ پیدائش ۲۱: ۱۴ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ابراہیم نے ہاجرہ کو پانی کی ایک مشک دی اور اُسے رخصت کیا۔ جب وہ بیابان میں بھٹکتی پھرتی تھی مشک کا پانی چک گیا۔ آیت ۱۵۔ لیکن آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے پانی کا ایک کوآ دیکھا۔ مشک والے مسیحی ہیں اور کوئے والے مسیحی بھی ہیں۔ بیابان میں گمراہ ہونا اپنا قریب المرگ بیٹا لیکر یہہ حقیقت میں مصیبت ناک حالت تھی۔ افسوس کہ بہتیرے ہیں جن کا یہہ ہی حال ہے اگرچہ خدا چاہتا ہے کہ مشک کو چھوڑ کر اُس کوئے کے پانی سے آسودہ ہوویں جو ایمانداروں کے اندر جاری ہوتا ہے اور جس کا پانی خدا سے آتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم سب بھروسوں کو چھوڑ کر خاص خدا پر توکل کریں۔ یہہ کوا البتہ ہر مسیحی کے اندر ہے مگر ہر ایک میں ہمیشہ سے پانی نہیں جاری ہوتا ہے۔ یعقوب کا کوا جہاں کہ یسوع ماندہ ہو کے بیٹھا اب بالکل سوکھ گیا ہے اور کوئی بھی وہاں پانی بھرنے کو نہیں جاتا ہے۔ کیوں؟ اُس میں بہت کوڑا بھرا ہوا ہے جس کے سبب سے پانی بند ہو گیا ہے۔ اور خدا کے بہتیرے فرزندوں کا یہہ ہی حال ہے۔ اُن کے اندر پانی تو ہے مگر کوڑے کے سبب سے رکا ہوا ہے اور اُس کے بند ہونے کے سبب سے یہہ مسیحی کوئے کے پانی کو چھوڑ کر مشک کے پانی کی فکر کرتے ہیں۔ کاش کہ کچھ روشنی کیجاتی تاکہ ہم اُس کوڑے کو دیکھتے اور کہ دل میں ایسا فضل ہوتا کہ ہم اُس کو نکال پھینکتے۔ پھر ہم بہت جلد پانی کا ایک کوآ دیکھتے۔ کاش کہ خدا ہر مشک کو پھاڑ دیتا اور ہر آنکھ کو کھول دیتا کہ وہ پانی کے کوئے کو دیکھے +

اب چاہئے کہ چوتھے باب کے کوئے کے ساتھ ساتویں باب کی ندیوں کا مقابلہ کیا جاوے۔ کوئے سے ہماری ذاتی حاجت رفع ہوتی ہے مگر مسیحی مذہب میں خود غرضی مطلق نہیں ہے۔ پس خدا نے یہہ بھی انتظام کیا ہے کہ جس کے بھیتر یہہ روحانی چشمہ جاری ہے اُس کے بدن سے جیتے پانی کی ندیاں جاری ہوں تاکہ اُس کے وسیلے سے بہتوں کو برکت پہنچے۔ چاروں طرف مفلسی و محتاجی مصیبت و موت موجود ہیں اور مسیح چاہتا ہے کہ اُسکے شاگرد کے وسیلے سے خوشی اور آسودگی اور زندگی کے دریا جاری ہوویں اور ہر ایک شے جہاں کہیں یہہ دریا آتا ہے جیگی۔ حزقیل ۴۷: ۹ + کیا یہہ سچ ہے کہ آپ کے وسیلے سے اب



کی کیمیا اور آپ کے پڑوسیوں کو ایسی برکت پہنچتی ہے؟ ضرور اگر آپ نے یوحنا ۷: ۳۸ کا تجربہ پایا ہے یعنے اگر آپ روح سے بھر گئے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ پہلے ہم کو چوتھے باب کے تجربے کی ضرورت ہے اور بعد اس کے ہم ساتویں میں پہنچ سکینگے یوحنا کے تیسرے باب میں روح کا اندر رہنا ہے۔ چوتھے باب میں روح سے بھر جانا۔ ساتویں باب میں روح کے دریاؤں کا جاری ہونا ؛

۳۔ باپ کا وعدہ۔ باپ کے اُس وعدے کی ...... راہ دیکھو۔ اعمال ۱: ۴ اور اعمال ۲: ۳۳؛ ۲: ۳۹؛ گلتیوں ۳: ۱۴؛ لوقا ۲۴: ۴۹ کو بھی دیکھنا چاہئے۔ کلام الہی میں بہت وعدے باپ کی طرف سے دیئے گئے ہیں پر صرف ایک ہے جو باپ کا خاص وعدہ کہلاتا ہے۔ نہایت بڑے اور قیمتی وعدے ہم سے کئے گئے ہیں؟ مگر ایک وعدہ سب سے سبقت لیجاتا ہے۔ یہہ کونسا وعدہ ہے؟ اگر پانچویں آیت سے مقابلہ کیا جاوے تو ظاہر ہوگا کہ روح قدس سے بپتسمہ پانے کی طرف اشارہ ہے اور ۲: ۴ میں ذکر ہے کہ "وے سب روح قدس سے بھر گئے" اور یہہ باپ کا وعدہ کن لوگوں سے کیا گیا ہے؟ ضرور یہہ باپ کے سب فرزندوں کے واسطے ہے اور اس میں ذرا بھی طرفداری نہیں ہے۔ پس جس حال کہ یہہ وعدہ آپ کے لئے ہے یہہ سوال لازم آتا ہے کہ کیا آپ نے اس وعدے کو قبول کیا ہے؟ فرض کیجئے کہ کسی کے پاس ہنڈی بھیجی جاوے لیکن وہ ہنڈی کے روپئے نہ لے تو اُس کو کونسا فائدہ ہوا؟ ویسا ہی اگرچہ آپ کو وعدہ دیا گیا ہے آپ کو کسی طرح کا فائدہ نہیں ہے جب تک کہ آپ موعود کو قبول نہ کریں اور اگر آپ نے اُس کو قبول نہیں کیا ہے تو قصور کس کا ہے؟ باپ کا نہیں بلکہ فرزند کا قصور ہے" ؛

۴۔ ڈھالنا۔ "میں اپنی روح میں سے آدمیوں پر ڈھالونگا" اعمال ۲: ۱۷ اور اعمال ۲: ۱۸؛ یوئیل ۲: ۲۸ و ۲۹؛ یسعیاہ ۴۴: ۳ اعمال ۲: ۳۳؛ ۱۰: ۴۵ کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اس محاورے سے اس برکت کی بہتایت ظاہر ہوتی ہے ؛

۵۔ انعام۔ "روح قدس کا انعام پاؤگے"۔ اعمال ۲: ۳۸۔ ساتھ اس کے اعمال ۸: ۲۰؛ ۱۰: ۴۵؛ ۱۱: ۱۷ کو دیکھنا چاہئے۔ اس لفظ سے ہمکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نعمت مفت میں دیجاتی ہے لوقا ۱۱: ۱۳ میں لکھا ہے کہ "کتنا زیادہ" اور اسپر خوب غور کرنا چاہئے ؛

۶۔ پانا۔ "انہوں نے روح قدس پائی"۔ اعمال ۸: ۱۷ اور اعمال ۱: ۸ میں لکھا ہے کہ "تم قوت پاؤگے"۔ اعمال ۱۹: ۲ — کیا تم نے جب ایمان لائے روح قدس پائی؟ ۔ اعمال ۸: ۱۵۔ یوحنا ۲۰: ۲۲؛ گلتیوں ۳: ۱۴ ۔ لفظ "پانے" سے لینا یا قبول کرنا مراد ہے ؛ اور اس محاورے کو بخوبی سمجھنے سے تمام مضمون بہت صفائی سے سمجھ میں آویگا۔ خدا ایمان دیتا ہے اور ہم ایمان سے اُس کو قبول کرتے ہیں ؛

۷۔ "نازل ہونا"۔ کیونکہ اب تک وہ اُن میں سے کسو پر نازل نہ ہوئی تھی"۔ اعمال ۸: ۱۶ ۔ دیکھو اعمال ۱۰: ۴۴؛ ۱۱: ۱۵۔ اس محاورے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعضے وقت یہہ برکت ایکایک اور ناگہاں عنایت ہوئی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے آنے کی آگاہی ہوجاتی ہے۔ یہہ اعمال ۲: ۲ سے بھی ظاہر ہوتا ہے "اور ایکبارگی آسمان سے ایک آواز آئی" ؛

۸۔ آنا۔ "روح قدس اُن پر آئی"۔ اعمال ۱۹: ۶۔ چند اور حوالے بھی دیکھے جاویں۔ اعمال ۱: ۸؛ یوحنا ۱۵: ۲۶؛ ۱۶: ۷، ۸، ۱۳۔ اِس سے روح قدس کی شخصیت ظاہر ہوتی ہے۔ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دُنیا میں آیا" "اور روح قدس اُن پر آئی" مسیح اپنی آزادی و خوشی سے دنیا میں آیا اور روح قدس بھی اپنی خودمختاری سے اپنی شخصیت کا ثبوت دیتا ہے ؛

۹۔ مُہر پائی۔ "تم نے جو ایمان لائے روح قدس کی جس کا وعدہ ہوا مُہر پائی" افسیوں ۱: ۱۳ ۔ ۲ قرنتھیوں ۱: ۲۲ کو بھی دیکھنا چاہئے۔ یہہ "مُہر پانا" اور اعمال ۱۹: ۲ کا "پانا" اور اعمال ۱۹: ۶ کا "آنا" سب ایک ہی بات ہیں۔ جو افسیوں کو خط بھیجا گیا اُس میں پولوس اُس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا بیان اعمال ۱۹: ۱-۷ میں پایا جاتا ہے۔ اُسی میں تم بھی شامل ہوئے جنہوں نے کلام حق جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے سنا ہے اور اُسی میں بھی ہو کے تم نے جو ایمان لائے روح قدس کی جس کا وعدہ ہوا مُہر پائی۔ افسیوں ۱: ۱۳ ۔ اس آیت سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح سے افسیوں کو درجہ بدرجہ روحانی برکت ملی (۱) ایک زمانہ تھا جب کہ اُنہوں نے نجات کی خبر نہیں پائی تھی اُس وقت وہ بُت پرستی کی تاریکی میں پڑے تھے (۲) پھر اُنہوں نے کلام حق سنا۔ (۳) تب ایمان لائے۔ (۴) بعد اس کے اُنہوں نے "مُہر پائی"۔ یہہ خاص روحانی نعمت اُن کو عنایت ہوئی جس کی حقیقت کی بابت کسی طرح کا شک شبہہ نہیں ہو سکتا تھا۔ پر تو بھی بعضے لوگ ہیں جو دلیلیں کرتے ہیں کہ ممکن نہیں ہے کہ کسی کو بعد نو پیدایش کے کوئی خاص روح کا بپتسمہ پاوے۔ پر اگر اُن افسیوں کا ایسا تجربہ ہوا تو حال کے زمانہ میں بھی ایمانداروں کو ایسی برکت کیوں نہیں ملسکتی ہے؟ ؛

واقعات و واردات

خواص خان کا آفریدیوں سے جاملنا

کہتے ہیں کہ خواص خان جو آفریدی خانوں میں سے ایک مشہور۔ زبردست اور ذی اختیار خان ہے خیبر کے لوگوں سے جاملا ہے۔ وہ بڑا دولتمند ہے۔ یہہ دولت اُس نے خاصکر اُن جاگیروں اور مالی امداد سے حاصل کی ہے جو سرکار انگلشیہ وقتاً فوقتاً اُس کو دیتی رہی ہے۔ یہہ رعایات سرکار اسواسطے اُس کے ساتھ کرتی رہی کہ وہ درہ خیبر کی طرف مقام بڑہ کے گرد نواح کی پہاڑیوں کے لوگوں۔ در خصوصاً ذکا خیل کو قابو میں رکھنے کا ذمہ وار تھا۔ اُس کی اراضیات اور مکانات سرکاری علاقہ میں ہیں اور وہ پشاور شہر میں سکونت پذیر تھا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ سول حکام کو خبر پہنچی کہ وہ اپنا تمام مال و اسباب پشاور سے

ے جاکر خیبر کی جانب کو لے جاتا ہو اس خبر پر فوراً عمل درآمد کیا گیا۔ اُس کے مکان کی خانہ تلاشی کی گئی اور اُس پر قبضہ کیا گیا +

کہتے ہیں کہ اس سے پیشتر وہ بہت سا روپیہ لے نکلا ہو +

اِس خواص خاں اور اُس کے چچیرے بھائی ولی محمد خاں میں کئی سال سے آپس میں دشمنی رہی مگر علی مسجد پر حملہ کرنے کے کچھ ہی پیشتر وہ آپس میں مل گئے۔ ولی محمد خان کو بھی سرکار نے بہت کچھ روپیہ اور جاگیریں دیں۔ ان دونوں شخصوں کی اس چال سے گورنمنٹ کو خوب معلوم ہو گیا ہو کہ ایسے خائنوں پر اس قدر بھروسا کرنا اور اُن کو روپیہ چٹا چٹا خوب موٹا تازہ بنا لینا کیسا بد اثر پیدا کرتا ہو +

سُلطان محمد خان

ایک اور خبر آج کل پشاور میں اُڑ رہی ہو کہ سلطان محمد خان جو امیر کابل کا بڑا دوست ہو یکایک کابل چھوڑ کر براہ کُرم اس طرف کو آ رہا ہو۔ کہتے ہیں کہ یہہ شخص لاہوری ہو +

جنرل غلام رسول اُس کو کابل میں لے گیا جہاں اُس نے شادی کی اور رہنے لگا اور امیر کا دوست بن گیا۔ اگر اُس کا اچانک وہاں سے نکل آنا سچ ہو تو گمان غالب ہو کہ موجودہ فساد کی نسبت بہت کچھ گل کھلینگے +

اجمیری کھتریوں کے درمیان سے سالگرہ کے رُوز ناچ کا اُٹھنا

ہمارے ناظرین پر یہہ بخوبی روشن ہو کہ قوم کھتری کے درمیان دو پارٹیاں ہیں۔ ایک انگلش اور دوسری دیسی۔ انگلش پارٹی نے جیسی کچھ انگریزی عملداری میں ترقی کی ہو وہ قابل تعریف ہو۔ اس پارٹی میں کوئی تقریب بلا طوائفوں کے ناچ کے نا مکمل ہو۔ لیکن اس بار جنم اشٹمی کے روز لالہ ہرچند کشن صاحب۔ آڈٹ آفس آر۔ ایم۔ آر۔ کے فرزند نونہال مسمی کشن بہادر کی سالگرہ کے روز بڑی دھوم دھام ہوئی۔ علاوہ ممبران ولایتی پارٹی کے کئی ایک بنگالی جنٹلمین صاحبان کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ ان میں ایک برہمو سماجی بھی تھے۔ سب کچھ قابل تعریف تھا۔ شراب خانہ خراب کا یہاں نام و نشان نہ تھا۔ عوام الناس کا خیال ہو کہ لالہ صاحب موصوف کے در دولت پر ناچ و شراب کا نہ ہونا آپ کے نیک دوست برہمو جنٹلمین کی پاک صحبت کا اثر ہو۔ ہماری پاک پروردگار سے یہہ دعا ہو کہ آپ کے فرزند کو پرماتما آشیرباد دیں۔ تاکہ وہ جب اپنی عمر کو پہنچے تو اپنی قوم اور ملک کے لئے ایک نیو لائف والا جنٹلمین ہووے + (رپورٹر)

اخبار معین الہند کے اڈیٹر کی گوشمالی

حضرات یہہ صدی کیا ہی بخیر داسوں کا تماشا ہو۔ خصوصاً اخباری دُنیا کی بہت ہی مٹی خراب ہو۔ اس کی خاص وجہ یہہ معلوم ہوتی ہو۔ کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے پریس کو ایسی آزادی دے رکھی ہو جو کسیوقت اور کسی زمانہ میں نہ تھی جس کو دیکھو وہی دم اخبار نویسی کا مارتا ہو۔ علمی لیاقت کی تو پوچھئے مت ایک جملہ بغیر غلطی کے لکھنا داخل گناہ ہو۔ آئے دن ہمکو یہی سننا پڑتا ہو کہ فلاں وقایع نگار صاحب جیل کو تشریف لے گئے۔ فلاں اڈیٹر صاحب۔ بمعہ اسٹاف قید خانہ کی ہوا کھا رہے ہیں۔ دیکھئے کہ اجمیر ایک چھوٹا سا قصبہ ہو اس میں کئی ایک صاحب اپنے اپنے چرخے (پریس) چلا رہے ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک اڈیٹر صاحب جیل کو تشریف لے گئے ہیں اب اُن کے پس ماندگان لوکل اڈیٹرس نے دشنام دہی کا کلمہ پڑھنا شروع کیا ہو نہ صرف دشنام دہی پر اکتفا کیا ہو بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یہہ بھی نہیں سمجھتے کہ کس کھیت کی مولی ہو۔ دیکھئے سکندر خان اڈیٹر معین الہند نے اپنے اخبار میں وہ باتیں تحریر کیں تھیں جو کہ تعزیرات ہند کی خلاف ہیں اور جیسی تحریرات پبلک میں گورنمنٹ کی نسبت بدگمانی پھیلاتی ہیں۔ ہمارے لائق و فائق کپتان سی۔ پریچرڈ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علاقہ اجمیر میرواڑہ نے ایک روز اپنے بنگلہ پر لوکل اخبار نویسوں کو بلا کے سمجھایا کہ وہ اپنی اپنی قلم کو ہوشیاری سے اٹھا دیں اور خاصکر کے سکندر خاں نے جو باتیں اپنے اخبار معین الہند میں تحریر کیں تھیں اُن کے لئے صاحب موصوف سے تمام اخبار نویسوں کے سامنے معافی مانگی ہمارے فرشتہ خصلت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے معافی دی۔ اگر صاحب بہادر معاف نہ فرماتے تو اخبار معین الہند کا جو حال ہوتا وہ سب پر روشن ہو + اِس میں کوئی طرح کا کلام نہیں کہ صاحب بہادر رحمدل ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کے آپکے مارے لوکل اخبار نویسیا کی پتی کانپ رہی ہو۔ ہمیں اُمید واثق ہو کہ دیگر حصص ہند کے مجسٹریٹ صاحبان اپنے اپنے ڈسٹرکٹ میں اڈیٹرس کی خبر لیتے رہینگے۔ اور اُنہیں جیل سے بچاتے رہینگے۔ (رپورٹر)

”کرسچن انڈیور کھرڑ“

خدا کا شکر ہو کہ وہ آجکل اپنی محبوب کلیسیا کے اپنی حقیقی پہچان اور محبت میں ترقی کرنے کے واسطے اپنے حقیقی پیرووں کے ذریعہ بہتیرے عجائب و غرائب طریقے اور صورتیں پیدا کرتا ہو۔ جن میں سے ایک ”پریم سبھا“ کا ظاہر ہوا ہو +

چنانچہ شملہ پریم سبھا کا ذکر پرچہ نور افشاں مطبوعہ ۱۴ اگست ۹۶ء میں میری نظر سے گذرا۔ جو کہ حقیقت میں خوشی کی خبر ہو اور چونکہ میں بھی پریم سبھا مذکور کی نشستوں میں تین چار موقعوں پر ماہ جون سنہ رواں میں حاضر رہا۔ اور فی الحقیقت لیے سمجھ کر کی دلی خوشی اور ایمان و محبت کا اظہار پایا اس لئے اُن تمام مسیحی بھائیوں کے ساتھ جو پریم سبھا مذکور کے حق میں دعاگو ہیں۔ میری بھی صدق دل سے یہہ دعا ہو۔ کہ خداوند کریم اِس پریم سبھا کو اپنی بادشاہت کے پھیلانے کا ایک ذریعہ حقیقی

بنا کر قایم رکھے۔ اور ہر طرح کی روک اور مزاحمت کو رفع فرماوے۔

اب ایک مسیحی جماعت بنام کرسچن انڈیور (یعنے مسیحی انجمن) جس کے اول بانی ڈاکٹر ایف۔ ای کلارک صاحب ہے۔ اور آجکل خداوند کے فضل اور صاحب موصوف کی محنت و کوشش کا یہہ نتیجہ نظر آرہا ہے۔ کہ تقریباً ہر مقام میں موجود ہے۔ اور حقیقت میں مسیحیوں کو دین عیسوی میں ترقی بخشنے کے لئے ایک عمدہ مددگار ثابت ہوچکی ہے۔ سو یہہ سنٹ مشن کھرڑ (ضلع انبالہ) کی کلیسیا میں بھی بذریعہ جناب پادری جے۔ آئی۔ پسیل صاحب اور جناب ڈاکٹر ایف۔ وی۔ ٹامس صاحب از ماہ مئی سنہ رواں سے قرار پاچکی ہے۔ اور اس کا فائدہ اور اثر عجیب عرصۂ قلیل ہی میں ظاہر ہوا۔ کہ بہتیرے شرکا انجمن مذکور اور خاصکر طلبا بورڈنگ سکول کو ایسا فائدہ حاصل ہوا۔ کہ جو خداوند کی پہچان اور دیا میں کمزور اور اُس کے بزرگ اور نجات بخش نام سے ناواقف اور اُس کے جلال کے ظاہر کرنے میں اکثر شرمسار اور بے زبان اور پژمردہ سے رہا کرتے تھے۔ انہیں میں آجکل یہہ ایک نہایت عجیب نظر آرہا ہے۔ کہ وے خود اپنے تئیں خداوند کی روح اور فضل اور قوت سے معمور کرکے بازاروں بستیوں اور گاؤں میں خداوند کا جلال ظاہر کرتے اور بدل و جان مسیح کے شاہد ہو رہے ہیں سو مخفی نہ رہے۔ کہ ان میں سے اکثروں نے یہہ برکت اسی انجمن کے ذریعہ سے پائی۔ اور آیندہ کے واسطے اُمید ہے۔ کہ خیرخواہ مسیحی ناظرین کی دعاؤں کے ذریعہ روح پاک اور بھی قدرت اور تاثیر کے ساتھ اس پاک خدمت کو انجام دینے کے واسطے تا ابد اس انجمن کا شامل حال اور مددگار رہیگا۔ جس سے کہ اس جماعت کو زیادہ طاقت اور فائدہ حاصل ہوگا۔ اور چونکہ یہہ انجمن بھی خداوند کے جلال کی خاطر ہے۔ لہذا ملتمس ہوں۔ کہ ہر ایک مسیحی ناظرین اخبار دیگر جماعتوں کے حق میں دعا کرتے وقت ہماری اس انجمن کی ترقی اور پایداری کے واسطے بھی دعائے خیر فرماویں۔ تاکہ خداوند کی بادشاہت روز بروز ترقی پذیر ہو اور وہ دن جلد آوے۔ کہ ایک ہی گلہ اور ایک گڈریا ہوگا۔ اور ہر ایک زبان خدا کا اقرار کریگی۔ اور ہر ایک قوم کا گھٹنا ہمارے خداوند کے حضور جھکیگا +

(ایک مسیحی۔ کھرڑ ضلع انبالہ)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن اگست ۲۷۔ ابو حمید کی خبر ہے کہ ایک جنگی کشتی وہاں پر پہنچ گئی ہے اور پانچ اور ایسی کشتیاں آبشار کے خطرناک حصے سے پار ہو گئی ہیں۔ دریائے نیل روز مرہ چڑہتا جاتا ہے +

شملہ اگست ۲۷۔ شبقدر میں امن ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اورکزئی ہماری چوکیوں پر جو کوہی سلسلہ سامانہ پر واقع ہیں حملہ کرنے کا بہت کچھ شوق نہیں ظاہر کرتے ہیں +

فورٹ لاکھارٹ اگست ۲۷۔ کل رات خبر پہنچی کہ اورکزئی کی ایک بڑی فوج جس میں ماموزئی۔ علی شیرزئی اور علی خیل بھی شامل ہیں شنوری پولس چوکی پر جو گلستان کے جنوب کو واقعہ ہے حملہ کرنے والے ہیں +

گلستان سے تمام رات بندوقوں کی آوازیں آتی رہیں۔ گلستان پر سکھ نمبر ۳۶ کے ۱۲۰ سپاہی مقیم ہیں + ۲۷ کی صبح کو گلستان کے شمال کی بڑی بڑی پہاڑیوں پر دشمن قبضہ رکھتے دیکھے گئے +

میجر ڈی وُڈ معہ لفٹنٹ بلیر اور ۶۰ سپاہیوں کے دیکھ بھال کے لئے اُن کی طرف گئے مگر معلوم کر کے کہ دشمن کا گروہ بڑا ہے اُن کو گولیوں کی بوچھاڑ میں واپس آنا پڑا +

ساڑھے سات بجے کو کرنل واگن کو جو فورٹ لاکھارٹ میں تھا خبر پہنچی وہ ۱۵۰ سپاہی لے کر ساڑھے نو بجے گلستان میں پہنچا۔ معلوم ہوا کہ دشمن کا گروہ بہت بڑا ہے۔ تجویز کی گئی کہ امدادی فوج مقام ہنگو سے منگائی جاوے +

دوپہر کے وقت لفٹنٹ مَن اور بلیر نے دشمن پر چڑھائی کی۔ دشمنوں پر چند گولیاں چلائیں۔ معلوم دیتا ہے کہ دشمن شنوری کی طرف پھر چلے گئے ہیں +

خبر پہنچی کہ شنوری پر حملہ کیا گیا اور وہ ہٹایا گیا۔ دشمن کے پانچ آدمی مارے گئے +

پشاور اگست ۲۸۔ کل رات کوہاٹ سے ایک تار آیا۔ اُس میں لکھا تھا کہ سامانا کی طرف حملہ کیا گیا ہے اور اُس میں براہ درہ کوہاٹ فوج کے بھیجے جانے کی درخواست تھی +

پنجاب انفنٹری نمبر ۳ اور بنگال کیولری نمبر ۱۲ مقام ترا سے اور گورکھا فوج پشاور سے مقام لنگی میں جمع ہو گئے ہیں +

فوج زیر کمان کرنل گارڈن کل صبح درہ کوہاٹ میں سے گذریگی۔ اس دستہ فوج میں کمسریٹ اور میڈیکل اور باربرداری کا عمدہ انتظام ہے +

الہ آباد ۔ اگست ۲۸۔ اخبار پایونیر افریدیوں کے فساد اور بغاوت کی نسبت بیان کرتا ہے کہ اِن کو سخت سے سخت سزا دینی چاہئے اور اگر بیس ہزار فوج بھی ان کی سرکوبی کے لئے درکار ہو تو فوراً بھیجدینی چاہئے +

ہم سمجھتے ہیں کہ سرکار ضروری کارروائی تو ضرور ہی کریگی مگر آفریدیوں کے برخلاف بہت جلد ایک مہم تیار ہو کر جانی چاہئے تاکہ وہ پشاور کے گرد نواح میں پھر شور شورابا نہ مچاویں اور اپنے اس عہد کو کہ ہم پھر ۱۵ ستمبر تک حملہ کرینگے پورا نہ کریں۔ اب بھی ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ وہ چلے گئے ہیں یا کسی اور شرارت پر آمادہ ہیں +

ہماری فوج کا اتنی مدت تک محافظانہ ڈیفنسو رخ کا اختیار کرنا ایسے حالات کو دیکھ کر جو اِن دنوں ہو رہے ہیں شاید ایک عام یورش اورکزئی اور ممالک زمیوخت اور وزیرستان میں پیدا نہ کرے۔ اگر کبھی بھی جلد عملدرآمد کی ضرورت ہے تو اس معاملہ میں ضرورت ہے +

پشاور اگست ۲۶ - کل جو لنڈی کوتل پر حملے کی خبر ملی تھی اُس کی تصدیق کی گئی ہے +

آفریدیوں کے ایک بڑے گروہ نے ۲۵ اگست کو دس بجے صبح کے لنڈی کوتل پر حملہ کیا +

اہل قلعہ جو خیبر ریفل کے تھوڑے سے جوان تھے دو گھنٹوں تک حملہ روکتے رہے لیکن آخر کو اُنہوں نے اپنے آپکو حوالے کر دیا +

لنڈی کوتل اب دشمنوں کے ہاتھ میں ہے اور اسکے ہونے سے درہ خیبر پر اُن کا قبضہ ہو گیا ہے +

اگست ۲۷ - جمرود سے خبر آئی ہے کہ قلعہ لنڈی کوتل بغیر اہل قلعہ کی جانب سے کسی ظاہری مقابلہ کے دشمنوں کے ہاتھ آگیا - اہل قلعہ میں اُس وقت ۱۵۰ جوان خیبر ریفل کے تھے - سنا جاتا ہے کہ دشمن اب آپس میں لوٹ کے مال کی تقسیم پر تکرار کر رہے ہیں +

۲۶ تاریخ کی صبح کو قریباً ایک بجے دن کے جمرود کی بارگوں میں کپتان بارٹن اور کرنل اسلم خان نے اپنے سپاہیوں کے ہتھیار دھر لئے - اُس وقت بمبئی پایونیرز کی دو کمپنیاں اندبارگ کے تھیں اور ایک کمپنی گورکھا کی زیر کمان لفٹنٹ ٹامسن باہر تعینات کی گئی تھی +

لنڈن اگست ۲۰ - مشرقی معاملہ نازک ہوتا جاتا ہے لارڈ سالسبری نے ایک اور تجویز پیش کی ہے کہ تاوان جنگ کے قرضہ کی گارنٹی برٹش فرانس اور روس لیوے اور ادائگی کے لئے یونان کی بعض مالی محاصل پر ہنید رکھے +

پیرس میں بیان کیا جاتا ہے کہ طاقتہائے یورپ نے اس تجویز کو نامنظور کیا ہے اس واسطے کہ اس میں تمام طاقتوں کی شراکت ہونی چاہئے +

شملہ اگست ۳۰ - ۲۶ کی رات کو دولت زئیوں نے محمد زئی کی پولس کی چوکی پر حملہ کیا - انہوں نے اُس چوکی کا قبضہ کیا پولس نے دوسری چوکی میں پناہ لی +

۲۷ کی صبح کو ایک فوج کوہاٹ سے محمد زئی کو گئی اور درہ البن کو لے لیا جو کوہاٹ سے ۶ میل پر واقع ہے +

دشمن بڑے نقصان کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے

جب فوج واپس ہو رہی تھی تو اُن پر حملہ کیا گیا - کپتان برسیتھ اور لفٹنٹ ناربر اہل سکاٹ فیوزلیرز کے اور ۵ سپاہی دوسری پنجاب انفنٹری کے زخمی ہوئے -

۲۷ کی صبح کو لکاکی چوکی پر حملہ کیا گیا - اُن کا مقابلہ کیا گیا - شمواری چوکی کی طرف سے بندوقوں کی آواز بہت تمام رات آتی رہی ہے - یہہ تمام چوکیاں سمانا پر واقعہ ہیں +

لنڈن اگست ۲۹ - یونان نے طاقتوں کو جواب دیا ہے کہ جس حال کہ سرکاری طور پر تاوان کی رقم نہیں غرز کی گئی ہے میں قرضہ کی گارنٹی کے لئے کوئی خاص مالی آمدنی مخصوص نہیں کر سکتا ہوں -

کریٹن اسمبلی نے رائے دی ہے کہ دفعتاً خود مختاری ہونی چاہئے +

پشاور اگست ۳۰ - آج صبح شمرہ سے تار آیا ہے کہ جس قدر فوجیں تنگی میں تقسیم رہیں اُن کو مضبوط رہنا چاہئے جس حال کہ درہ کوہاٹ دشمنوں کے ہاتھ میں ہے -

درہائے کوہاٹ اور خیبر کا دشمنوں کے ہاتھ میں ہونا معاملہ کو سنگین بناتا ہے +

لنڈن اگست ۳۰ - طاقتہائے یورپ نے پھر یونان کو تاوان جنگ کی ادائگی کی نسبت لکھا ہے یونان نے جواب دیا ہے کہ جب تک چیمبر سے ووٹ آف کانفیڈنس نہ ہو جائے کوئی جواب دینا مشکل ہے +

لنڈن اگست ۳۰ - گریک چیمبر نے ووٹ آف کانفیڈنس پاس کر دی ہے +

کوئٹہ اگست ۳۱ - بشقف بولن لائن پر مقام مچھ کے گرد و نواح کی پہاڑیوں پر سنا جاتا ہے کہ بڑا اکٹھ ہوا ہے حتی کہ وہاں کے دیسی پولٹیکل اسسٹنٹ نے ایجنٹ گورنر جنرل سے پیادوں کی مضبوط فوج اور سوار طلب کئے ہیں +

لفٹنٹ ناکس وہاں پہنچ گئے ہیں - سودم ز امیر کابل کے علاقہ میں بھاگ گئے ہیں - چینین کے علاقہ کے باشندے گروہ کے گروہ اپنے اپنے خاندانوں سمیت چلے جا رہے ہیں مگر سبب معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کیوں وہ جا رہے ہیں +

شملہ اگست ۳۱ - اورکزئی شنواری اور البن کے نزدیک اکٹھے ہو رہے ہیں - ہنگو اور دوآبا کی سڑک پر بہت خوف پھیلا ہوا ہے +

لنڈن اگست ۳۱ - اخبار ٹایمز کا شملہ کا کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ گمان ہے کہ امیر کابل سرحدی فساد میں کوئی براہ راست سروکار نہیں رکھتا ہے +

لنڈن اگست ۳۱ - سٹینڈرڈ کا کارسپانڈنٹ مقیمہ استھنز بیان کرتا ہے کہ یونان نے طاقتوں کو خبر دی ہے کہ یونان چالیس لاکھ ڈرام کی مالی آمدنی تاوان جنگ کے قرضہ کے لئے دینے کو تیار ہے +

شملہ ستمبر ۱ - قریب دو ہزار ملاخیل - شیرخان اور شتی مقام سیف الدارا میں اکٹھے ہوئے ہیں +

شبقدر میں اور فساد کی اُمید کیجاتی ہے کہتے ہیں کہ ہندو اپنے گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خبروں میں کچھ تو حقیقت ہے کیونکہ اس سے پیشتر بھی شبقدر کے حملہ کے وقت ہندو اسیطرح بھاگتے جاتے تھے

سرکار ہند نے نوشہرہ اور مردان کے درمیان ریلوے لائن کے سروے کو منظور کیا ہے +

اس لائن کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ اس سے علاقہ سوات پر اچھی طرح نگرانی ہوگی +

اگر یہہ ریل بن گئی تو مالاکنڈ میں چھاؤنی کی ضرورت ہوگی +

جمرود ستمبر ۱ - گذشتہ تین دنوں سے یہاں امن ہے +



مَضَامِینِ مُفِیدُ المُبتَدِین

سدا نہ باغ مین بلبل بولے سدا نہ باغ بہاراں

کسی انسانی باغ میں اگر کبھی خوشی کے پرندے نے گایا ہو تو وہ باغ نورجہاں کا ہوگا جو باوجود خوبصورت ہونے کے شوکت اور عقل میں نادر تھی۔ اُس نے ضرور ہی دنیوی خوشی کا پورا مزا چکھا ہوگا اُس وقت تک کہ انجام آن پہنچا جب خوشی اُمید اور عشق اُس پرندے کی مانند جس کا ذکر قصے میں ہے اُڑ گئے۔ اب جو کچھ اُس کا باقی رہگیا ہے وہ ایک بے مرتبت اور ویران مقبرہ ہے جو جہانگیر کے روضہ کے نزدیک جھاڑیوں اور لمبی لمبی گھاس سے چھپا ہوا ہے۔

اگر کوئی تاج محل بھی اُس کے نام پر تعمیر کیا جاتا تو بھی اُس کی خوشی کی آواز مُردہ ہے اور وہ جگہہ جو اُس کو جانتی تھی اب نہیں پہچانتی +

انسانی چند روزہ خوشی ایک ایسی ہی چیز ہے جس کے ثبوت کی ضرورت نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ دُنیا کے باغ کی بُلبلیں تھوڑی مدت کے لئے آتی ہیں۔ لیکن اس قصے میں ایک اور چڑیا کا ذکر ہے جو اپنا آشیانہ سنسان اور برے باغ میں بھی بناتی ہے جس کی آواز شب و روز ایک چشمہ کی طرح اُٹھتی ہے اور بڑی بارگی کے سبب بھی خاموش نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ رہتی ہے + مسیح نے کہا ہے میں ایک تسلی دینے والا بھیجونگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا یعنے ”روح حق“ یہہ روح جو کہ عرصہ ہوا کہ کبوتر کی مانند ایک فوج جہان میں آئی۔ اب تک یہاں ہے اور وہ بڑی شفقت سے اُس دل میں داخل ہوتی ہے جو اُس کو قبول کرتا ہے اور اگر وہ دل سالہا سال تک ویران اور سنسان رہا ہے گلاب کی مانند تمام اوقات جب تک کہ موت کی رات آوے کھلیگا اور پھر مگر اُس سے بیشتر نہیں مُروح القدس اپنے بازو پھیلاویگا اور اُس دل کو خدا کے پاس گھر پہنچاویگا +

اِس کی نظیر سُنئے۔ ایک عورت غریب بدہئیت اور بدشکل تھی جس پر کوئی بیگانہ ایکبار دیکھتے ہی ترس کھاتا لیکن جب غور سے اُس کو دیکھتا تو تعجب کرتا کیونکہ کامل خوشی اور سلامتی نے اُسکے مرجھائے ہوئے چہرے کو روشن کیا ہوا تھا۔ اور ترس یا حقارت کی نگاہ کے عوض سے اُس کو بالا کیا ہوا تھا۔ اب سوال یہہ لازم آتا ہے کہ یہہ راحت کہاں سے آئی؟ یقیناً فردوس اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا کہ یہہ راحت ”ماندگی“ پر سکونت کرے کیونکہ یہی اُس عورت کا نام تھا یہہ نام اُس کو کچھ تو اُس کے بدہئیت ہونے کے سبب اور خاصکر روگی ہونے کے باعث دیا گیا تھا۔

کیا کوئی دُنیوی بُلبل ایسے باغ میں گا سکتی ہے۔ پر سلامتی کے کبوتر نے اُسپر اپنا ہمیشہ کے واسطے آشیانہ بنا رکھا تھا اور یہہ اس طرح ہوا کہ ایکدن ”ماندگی“ خالی ہاتھ تھی۔ اُس کے ننھے ہاتھ نہ کات سکتے نہ چکی پیس سکتے اور نہ پکا سکتے تھے۔ وہ تھک تھک کے گھر سے باہر نکل کر تھوڑی دیر آرام کرنے کیلئے گیہوں کے کھیت میں بیٹھ گئی جہاں دو عورتیں اتنے فاصلے پر گفتگو کرتی تھیں جہاں سے سنائی دیسکتا تھا۔ اور اُس نے سُنا کہ ”خوشی ایک ایسی چڑیا ہے جو دیر تک کسی جسمانی باغ میں نہیں رہ سکتی اور اگر وہ رہے بھی تو جس درخت پر بیٹھتی وہ جلد ہی یا دیر میں موت سے کاٹا جاتا ہے پہلے ایسا حال نہ تھا۔ خدا نے جو کہ محبت ہے بشر کو نیک خوبصورت اور سچا بنایا۔ اور اُس کو ایسے باغ میں رکھا جہاں خوشی کی بُلبل سارا دن گاتی تھی۔ لیکن اِس کے بعد گناہ آیا اور گناہ کے سبب موت۔ وہ خوبصورت چڑیا اُڑگئی اور جب سے صرف تھوڑی ہی دیر کے لئے آتی ہے لیکن خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنے بیٹے کو بھیجا تا اُس کو گناہ سے پاک کرے اور شادمانی اور خوشی کی آواز پھر دنیا میں سُنائی دیوے۔ یسوع مسیح یہی کرنے کے لئے آیا۔ وہ اپنی ایذا اور موت کے وسیلے گناہ سے پاک کرتا ہے اور اُس نے اپنے جی اُٹھنے کی قدرت سے آدمی کے واسطے اُمید خوشی اور سلامتی کو خریدا یہہ خوشی جو کہ اُس کی روح ہے تیز پرواز کر کے اُن سب کے پاس جو یسوع پر ایمان لاتے ہیں آتی ہے اور ہمیشہ تک وہیں رہتی ہے۔ ”ماندگی“ کیلئے یہہ خوشخبری ایسی تھی جیسا کہ تیل بجھتے ہوئے چراغ کے لئے یا جیسا کہ بارش خشک زمین پر اثر پیدا کرے۔ گیہوں کی بالیوں کو پیچھے ہٹا ہٹا کے وہ اُن عورتوں کے نزدیک جو یہہ گفتگو آپس میں کر رہی تھیں گئی اور اُن کی منت کی کہ او ر سُنایئے اور اُس عورت نے مسیح کی بابت اُس کو سکھلایا جس کو جاننا زندگی ہے۔ سو اُس نے خدا کو جان کر اور اُس کے سایہ کے نیچے آرام کر کے روح کی بخشش حاصل کی اور اگرچہ وہ لنجی۔ بدصورت۔ گوڑول۔ غریب اور پست تھی مگر وہ خدا کی بیٹی بن گئی۔ خوشی کی روشنی اُس کے چہرے پر دیکھ کر اور اُس کی گونج اُس کی آواز کے ہر ایک لہجہ میں سُنکر جو لوگ اس کا سبب نہ جانتے تھے وہ تعجب کرتے اور ایک دوسرے سے کہنے لگتے تھے کیا بُلبل گلاب کو چھوڑ کر خار دار جھاڑی میں گاویگی لیکن جو اُس کو جانتے تھے اُنہوں نے ”ماندگی“ کا نام چھوڑ کر ”راحت“ کا نام اُس کو دیا تھا +

بائبل کے حل طلب سوالات

(۱) داؤد کی زندگی کا مُدعا اور خزقیاہ کی لائف کا مرکز کیا تھا۔ اِن دونوں کی زندگی ہمیں کیا سبق سکھاتی ہے؟

(۲) بنی اسرائیل کا چالیس برس بیابان میں آوارہ و سرگردان پھرنا اور بابلی اسیری میں کیا تھا سبب۔ اور الہی اغراض کیا تھیں۔

(۳) دانی ایل نبی کی کتاب میں قیامت کے بارے میں کیا اظہار ہے +

(۴) یوسف بن یعقوب کی نعش کتنے عرصے کے بعد تدفین کی گئی۔ اور یہہ کیونکر ہوا۔ اور الہی راز اس میں کیا تھا۔

(۵) مرد خدا موسیٰ کے مقبرے کا نہ ملنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اس میں بنی اسرائیل کو کیا سبق دیا گیا۔ راقم کرسچن چارج ہینا ڈیلیس ضلع گجرات

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اوّل ایڈیٹوریل نوٹس

وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا (متی ۲۱: ۴۴) اے ہندوستان کے رہنے والو دھوکے میں نہ رہو۔ اگرچہ خداوند مسیح میٹھی آواز سے آپ لوگوں کو بلاتا ہے اور انجیل کی آواز محبت کی آواز ہے تاہم یاد رکھنا چاہئے کہ آپ اُس سے بے پرواہ نہیں رہ سکتے ہیں۔ اُس کو قبول کرو ورنہ انکار کرنا خوفناک ہوگا۔ خداوند مسیح آپ لوگوں کے پاس پہنچا اور آپ لوگوں کو مقناطیس کی طرح پرکھتا ہے۔ آپ کی اور آپ کی قوم کی اُٹھ جانے کی اُمید صرف اُسی سے ہے۔ دائمی انکار کا نتیجہ دائمی ابتری ہوگا +

کوئیلا

باغیچوں کے لئے نہائت مفید ہے اگرچہ وہ بہت ہلکا ہوتا ہے اور جلد بہہ جاتا ہے تو بھی اگر کھات میں ملا کے پیڑوں میں ڈالا جاوے تو اُس سے باغ خوب سرسبز ہوتا ہے اور کیڑے بھاگتے ہیں وہ امونیا کو جو درختوں کی جڑوں کو سکھا دیتا نکالتا ہے۔ تازہ کوئیلا میں گندھک کا جوش ہوتا ہے اس لئے جب تازہ کوئیلا پیڑوں پر ڈالا جائے تو کیڑوں کو ہٹاتا ہے +

ہندوستانی مسیحوں میں علم کی ترقی

ہندوستانی مسیحوں میں بقول ڈنس علم کی خوب ترقی ہے۔ جس طور سے چاہو آزما دیکھو اور یہہ بات سچ نکلے گی۔ ڈاکٹر ٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مدراس کرسچن کالج کے چھ تنتو اسی گریجوایٹس میں سے کم سے کم تنتو مسیحی تھے۔ اور یہہ بڑا شمار ہے فی زمانہ کلکتہ یونیورسٹی کے بہتیرے ہندوستانی عیسائی ہیں جو ماسٹر آف آرٹس کا خطاب رکھتے ہیں کلکتہ شہر کی ایک بنگالی جماعت میں چھ لیڈی گریجوایٹ ہیں بنگال کی پبلک سروس میں ہندوستانی مسیحوں کا شمار ایسا ہے جو شرمندہ ہونے کے قابل نہیں۔ ہندوستانی مسیحی جج مجسٹریٹ کالجوں کے پرنسپل

اور پروفیسر ہیں اور نیز منصف اور وکیل ایک ذی اختیار ہندوستانی اخبار جام ہند نے حال میں کہا کہ جہانتک ہم ترقی پر نظر کرتے تو یہہ پاتے ہیں کہ ہندوستانی عیسائی ترقی کے باب میں دیگر لوگوں سے سبقت لئے جاتے ہیں +

کاش ایسی ایسی خبریں شیخی کو ہندوستانی مسیحوں میں نہ بڑھا دیں بلکہ زیادہ ترقی کی طرف آمادہ کرنے کا باعث ہو۔ دانا وہی شخص ہے جو ایسی خبریں سُنکر پھولتا نہیں پر گذشتہ کامیابی کو آیندہ کی کامیابی کا وسیلہ بناتا ہے +

جزائر فیجی

سنہ ۱۸۵۰ء میں، ڈالر کو ایک آدمی بکتا تھا۔ تم کو اختیار تھا کہ خرید کر اُس کو ذبح کر ڈالو۔ کھالو۔ بغیر کسی روک یا مزاحمت کے۔ آج بیبل نے قریباً ہر ایک گھر میں دخل پایا ہے اور اتوار کے دن وہاں کے باشندوں میں سے ۹/۱۰ آپ گرجہ گھروں میں عبادت کرتے پاؤگے۔ کیا ابھی بھی فارن مشنز کے مفید ہونے اور اُن کے اثر کرنے میں کوئی کلام ہے +

چین

چین میں عجیب باتیں ہو رہی ہیں پر سب سے تعجب خیز یہہ حقیقت ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے صوبہ فوکین میں (جہاں سنہ ۹۵ء کا مشہور قتل عام ہوا) بیس ہزار متلاشیانِ دین نے عیسائی ہونے کی استدعا کی۔ جن میں پانچ ہزار شرکاء کلیسیا ہو چکے ہیں سینکڑوں خاندانوں نے بتوں کو ترک کر دیا ہے اور سیکڑوں نے درخواست کی ہے کہ ہمارے پاس اُستاد بھیجے جاویں جو ہم کو مسیحی مذہب پڑھاویں اور سکھلاویں +

\+ + + + + + +

\+ + + + +

\+ + +

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ....

قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ....

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ....

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ....

قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ....

بغیر ضمیمہ ....

\+ + +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں آتم داس کے اہتمام سے چھپا